



سوال

کیا عیسیٰ علیہ السلام کا وجود اللہ تعالیٰ کے فرمان { وَاجْلَنَا بِإِشْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخَلَدِ } سے متصادم ہے؟

جواب

الحمد لله

اول :

فرمان باری تعالیٰ ہے : وَاجْلَنَا بِإِشْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخَلَدِ افَإِنْ مَتْ فَمُ اَخْلَدُونَ كُلُّ نُفْسٍ ذَا إِيمَانٍ لِّذُو نُعْوَذْ وَتَبَوَّأْ كُلُّ بَشَرٍ وَالْخَيْرُ فِي شَرِّ وَالْيَنْعِمُ فِي شَرِّ جَهَنَّمَ ترجمہ : اور ہم نے آپ سے قبل کسی بھی بشر کیلئے ہمیشہ کی زندگی نہیں لکھی۔ کیا پس اگر آپ فوت ہو گئے تو وہ ہمیشہ رہیں گے؛ ہر جان موت کا ذاتِ حق چھکھنے والی ہے، اور ہم تمیں برائی اور بمحابی ہر طرح سے آزادتے ہیں، اور ہماری طرف ہی تم لوٹاتے جاؤ گے۔ [الانبیاء: 35]

مذکورہ بالآیت محکم ہے، اور اس آیت کے ہم معنی قرآن کریم کی دیگر بہت سی آیات ہیں، جیسے کہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ : لَئِنْ تَمْكُنُوا يَزِيرُ كُلُّ نُفْسٍ ذَا إِيمَانٍ فِي بَرْوَاجِ مُشَيْدَةٍ ترجمہ : تم جہاں بھی ہو گے موت تمیں پالے گی اگرچہ تم مضبوط قلموں میں ہو۔ [النساء: 78] کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ : "یعنی لامحالم تم نے مرنا ہی ہے، تم میں سے کوئی بھی اس سے نجات نہیں پاسکا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : كُلُّ مَنْ عَلَيْنَا فَانِ وَيَقْتَلُ وَيُخْرِبَكَ ذُوا بَجَالٍ وَالْأَكْرَامَ"

ترجمہ : اس دھری پر ہر چیز نے فنا ہونا ہے، اور صرف تیرے رب کی ذاتِ ذوالجلال والا کرام باقی بہنے والی ہے۔ [الرحمن: 26، 27]
کُلُّ نُفْسٍ ذَا إِيمَانٍ لِّذُو نُعْوَذْ

ترجمہ : ہر جان موت کا ذاتِ حق چھکھنے والی ہے۔ [آل عمران: 185]

وَاجْلَنَا بِإِشْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخَلَدِ

ترجمہ : اور ہم نے آپ سے قبل کسی بھی بشر کیلئے ہمیشہ کی زندگی نہیں بنائی۔ [الانبیاء: 34]

ان تمام آیات میں مقصود یہ ہے کہ ہر ایک چیز نے لامحالم مرنا ہی ہے، موت سے کوئی بھی چیز بچنے والی نہیں ہے چاہے وہ اس کے لیے کوشش کرے یا نہ کرے، ہر چیز کی ایک جتنی عمر اور مدت متعین ہے۔ "تفسیر ابن کثیر: (360/2)"

تو آیت کا مضموم یہ ہوا کہ :

"بَنِي آدَمَ مِنْ سَبَقَ کوئی بھی ہم نے دنیا میں ہمیشہ کی زندگی نہیں دی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو بھی ہم اس دنیا میں ہمیشہ کی زندگی دیں۔ چنانچہ اگر آپ فوت ہو جاتے ہیں تو کیا یہ مشرکین آپ کے بعد دنیا میں ہمیشہ رہیں گے؟! تو تقدیری عبارت کچھ یوں ہو گی : (أَئُمُّمُ اَخْلَادُهُنَّ اِنْ مَتْ)" مزید کے لیے دیکھیں : "الہدایہ" از کی 4754/7 اور اسی طرح "التفصیر البسط" 15/69۔

تو آیت میں مذکور "خلد" کا مطلب ہے : دنیا میں ہمیشہ کی زندگی۔

دوم :

عیسیٰ علیہ السلام کو اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھایا ہے اور انہیں ان کے کافر دشمنوں سے محفوظ کر دیا وہ پھر بھی اس وقت آسمان میں زندہ ہیں، یہ الگ بات ہے کہ وہ بھی قیامت سے قبل یقینی طور پر فوت ہوں گے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ بات قرآن کریم میں بالکل صریح الفاظ میں موجود ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَإِنْ مِنْ أَنْبَابِ الْكِتَابِ إِلَّا يُؤْمِنُنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَلَمَّا مَرَّتِ الْأَيَّامُ تَبَرُّونَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

ترجمہ : تمام اہل کتاب ان [عیسیٰ علیہ السلام] کی طبعی موت سے قبل ان پر ضرور ایمان لائیں گے، اور وہ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی بھی دیں گے۔ [الناء: 159]

ابن کثیرؓ اپنی تفسیر (454/2) میں لکھتے ہیں کہ :

"[اس مسئلے میں مختلف اقوال ذکر کرنے کے بعد] ابن جریکتے ہیں : ان تمام اقوال میں سے صحیح ترین قول پہلا قول ہے، اور وہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد اہل کتاب میں سے کوئی بھی ان پر ایمان لائے بغیر نہیں رہ سکے گا، سب کے سب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر ضرور ایمان لائیں گے۔"

بلاشبہ ابن جریر رحمہ اللہ نے جو کچھ کہا ہے وہی صحیح ہے؛ کیونکہ آیات کا سیاق اس بات کا مستضاف ہے کہ یہودیوں کے دعوے کے قتل عیسیٰ اور رسول میں کے دعوے کے قتل عیسیٰ اور رسول اور ان کے اس دعوے کو تسلیم کرنے والے جاہل عیساً یوں کا بھی رہ ہوا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح بتلا دیا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ ایسا نہیں ہے، بلکہ انہوں نے سیدنا عیسیٰ جیسی شکل رکھنے والے شخص کو قتل کیا ہے اور انہیں اس چیز کا اور اک بھی نہیں ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتلا دیا کہ سیدنا عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھایا ہے، وہ بھی بھی زندہ ہیں اور موجود ہیں، وہ قیامت سے قبل ضرور نازل ہوں گے، اس بارے میں صحیح متواتر روایات موجود ہیں اور ہم ان سب روایات کو بیان بھی کریں گے ان شاء اللہ۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، نیز نظام جزیہ ختم ہو جائے گا، مطلب یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کسی سے بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کریں گے، تو لوگوں کے پاس دو ہی اختیار ہوں گے : اسلام قبول کریں یا قتل ہونے کے لیے تیار ہو جائیں۔

تو اس آیت نے یہ بتلایا ہے کہ اس وقت تمام اہل کتاب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر اس وقت ایمان لے آئیں گے، کوئی ایک عیسائی بھی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق سے پیچھے نہیں بہٹے گا، اسکے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ : **وَإِنْ مِنْ أَنْبَابِ الْكِتَابِ إِلَّا يُؤْمِنُنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَلَمَّا مَرَّتِ الْأَيَّامُ تَبَرُّونَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا** ترجمہ : تمام اہل کتاب ان کی طبعی موت سے قبل ان پر ضرور ایمان لائیں گے [الناء: 159] یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے قبل جن کے بارے میں یہودیوں اور ان کے ہم مناؤں نے قتل اور رسولی پڑھانے کا دعویٰ کیا ہے۔

وَلَمَّا مَرَّتِ الْأَيَّامُ تَبَرُّونَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ترجمہ : اور وہ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی بھی دیں گے۔ [الناء: 159] یعنی ان عیساً یوں نے سیدنا عیسیٰ کے آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے اور ان کے نازل ہونے کے بعد جو کام ان کے سامنے کیے تو ان کے بارے میں گواہی بھی دیں گے۔ "ختم شد"

علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نازل ہونے کے بارے میں حکمت ہے، چنانچہ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"علمائے کرام کہتے ہیں کہ : صرف عیسیٰ علیہ السلام کوہی نازل کیا جائے گا کسی اور کوئی نہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ یہود کا اس میں رہ ہے کہ ان کے دعوے کے مطابق انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جھوٹ کو آشکار کر دیا اور یہ بھی بتلایا کہ خود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ان یہود کا قتل کریں گے۔"

یا پھر عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس لیے ہو گا کہ ان کا وقت قریب آپکا ہو گتا کہ جب فوت ہوں تو انہیں بھی زمین میں دفن کیا جائے؛ کیونکہ مٹی سے پیدا ہونے والی مخلوق مٹی کے علاوہ کمیں نہیں فوت ہو سکتی۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ : سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جس وقت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کو دیکھا تو دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی امت محمدیہ میں شامل فرمادے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی، اور انہیں آخری زمانے میں نازل ہونے تک باقی رکھا، جب وہ نازل ہوں گے اسلام کی تجدید کریں گے اور اسی دوران دجال بھی نکلے گا جسے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے۔ "ختم شد" فتح الباری : (493/6)

سوم :

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد دنیا میں قیام کی مدت کتنی ہو گی؟ اس بارے میں بعض روایات کے اندر آتا ہے کہ وہ 7 سال تک ٹھہریں گے، جبکہ دوسری روایات



محدث فلسفی

میں ہے کہ وہ چالیس سال تک ٹھہریں گے اور پھر ان کی وفات ہوگی، مسلمان ان کا جنازہ ادا کریں گے، جیسے کہ عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (تو اللہ تعالیٰ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا -- پھر لوگ سات سال تک رہیں گے اور کہیں دلوں کی بھی لیسے نہیں ہوں گے جن کے دلوں میں عداوت ہو، پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں بچے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہو یا ایمان ہو، وہ ہوابس کی روح قبض کر لے گی)

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث ملوں مروی ہے کہ : (عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال تک ٹھہریں گے، اور پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ ادا کریں گے)۔

بہر حال سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ٹھہر نے کی مدت کتنی ہی کیوں نہ ہو، آخر کار ان کی وفات ہوگی، اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے، قیامت قائم ہونے سے قبل یہ معاملہ ہو کر رہے گا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے :

وَإِنْ مَنْ أَتَى الْكِتَابَ إِلَّا كُنَّا مَعْنَىٰ بِهِ فَقَبْلَ مَوْتِهِ وَلَمَّا مَاتَ الْقِيَامَةَ يَكُونُ عَلَيْنَا شَهِيدًا

ترجمہ : تمام اہل کتاب ان کی طبعی موت سے قبل ان پر ضرور ایمان لائیں گے، اور وہ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی بھی دیں گے۔ [النساء: 159]

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق صراحت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی موجود ہیں کہ : (پھر انہیں فوت کیا جائے گا، اور ان کی نماز جنازہ مسلمان ادا کریں گے)۔ اس روایت کو مام احمد : (9270) اور ابو داود : (4237) نے روایت کیا ہے۔

اگر قرآن کریم کی واضح نص سے ثابت ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قیامت سے قبل وفات لازمی ہوگی، مسلمانوں کا اس معاملے میں کوئی اختلاف بھی نہیں ہے؛ تو اس کا اس بات سے کوئی تضاد بنتا ہی نہیں ہے کہ کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ ہر زندہ چیز نے مرتا ہے، صرف وہی ذات بچے گی جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے بھی موت نہیں آئے گی؛ کیونکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر وفات تک کی مدت بتنا اگرچہ لوگوں کی عمومی مدت سے کافی لمبی ہے لیکن پھر بھی محدود ہے، بلکہ دنیا کی پوری عمر کے مقابلے میں نہایت مختصر ہے تو دنیا اخروی زندگی کے ساتھ تو اس کا مقابلہ ہی نہیں بتتا۔ تو یہی وہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کے لیے دنیا میں ہمیشہ کی زندگی نہیں لمحی، ہمیشہ کی زندگی تو اللہ تعالیٰ آخرت میں دے گا جب لوگوں کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

واللہ اعلم